Senator Mohammad Ishaq Dar: Yes, because I had promised to give policy statement on Wednesday and today is Wednesday.

جناب چیئرمین! میں نے وعدہ کیا تھا۔ رضا ربانی صاحب نے کہا تھا اور پھر آپ نے order دو documents کے متعلق دیا تھا ایک IMF کے ساتھ جو memorandum sign ہوا، Memorandum on Economic and Financial Policies 2013-14 اور دوسرا Technical Memorandum of Understanding (TMU) یہ دونوں documents چار ستمبر 2013 کو website پر ڈال دیے گئے تھے۔ جس دن یہ پروگرام final ہوا تھا اسی دن یہ website پر ڈال دیا تھا۔ یہ ظاہر ہے کہ back date میں تو کوئی چیز نہیں ڈالی جا سکتی لیکن check it, it was posted on the website of the Ministry of Finance اور ایسا پہلی دفعہ نہیں ہوا، میں شفافیت پر believe کرتا ہوں، ہماری حکومت اسی کو ہی follow کرتی ہے، اسی وجہ سے یکم جنوری 1999 سے ہی یہ کام شروع ہوا کہ کوئی بھی معاہدہ ہوتا ہے اس کو safe میں نہیں رکھا جائے گا بلکہ یہ پاکستانی عوام اور پارلیمنٹ کی ایک امانت ہے اس کے سامنے لایا جائے گا اور یہ اس وقت سے tradition شروع ہے۔ مجھے یاد ہے کہ یکم جنوری 1999 کو میں نے قومی اسمبلی میں جا کر اس فیصلے کو announce کیا اور اس کے بعد ہمارے بعد میں آنے والوں کو بھی اسے follow کرنا پڑا۔ اس کا ایک پورا set آپ کے آفس میں بھی بھجوا دیا ہے for your kind information and study, ایک set سینیٹ کی لائبریری میں رکھوا دیا ہے اور میں ایک set ریکارڈ کے لیے اگر آپ کی اجازت ہو تو ابھی آپ کو بھجوا رہا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے اس کو ریکارڈ کا حصہ بنا دیں اگر اس پر کوئی اور سوال و جواب ہو تو میں حاضر ہوں۔ دوسری جو بات ہوئی تھی۔ آپ اگر House in order کر دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب! منسٹر صاحب بیان دے رہے ہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: زاہد خان صاحب! اگر اجازت ہو تو میں policy statement دے دوں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: میں تو رضا ربانی صاحب سے پوچھ رہا ہوں کیونکہ ہمیں پتا نہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: آپ شاید اس دن ایوان میں نہیں تھے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: میں اس دن ایوان میں تھا۔ آپ کے ساتھ جو decide ہوا ہے اس کا مجھے علم نہیں ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: اچھا میں عرض کر دیتا ہوں۔ میں نے اپنا ایک وعدہ کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ جو ساتھی website of Ministry of Finance پر جا کر دیکھنا چاہتے ہیں وہ دیکھ لیں۔ اس میں چھپانے والی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ پاکستان کے عوام اور پارلیمنٹ کا حق ہے اور ان کو دینا چاہیے اور اس لیے دیا ہے۔ جناب! اس طرح نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب! ان کو conclude کرنے دیں پھر آپ کو موقع دیں گے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: فیصلہ یہ ہوا تھا جب آپ statement دیں گے ہم اس پر بات کریں گے۔ آپ کے چیمبر میں آج کیا فیصلہ ہوا اس کا مجھے پتا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آج کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: اس دن یہ فیصلہ ہوا تھا کہ سب تقاریر کریں گے اور پھر یہ پالیسی بیان دیں گے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! آپ نے یہ ruling نہیں دی تھی اور نہ یہ فیصلہ ہوا تھا۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر محمد زاہد خان: اگر یہ fake agreement ہوا تو ہمیں بتا دیں پھر ہم اپنا لائحہ عمل طے کریں گے کہ ہم نے کیا کرنا ہے کیونکہ ہمارے ساتھ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ابھی خارجہ پالیسی پر تقریریں شروع ہوں گی۔ اگر خارجہ پالیسی پر بحث شروع نہیں ہو رہی ہے اور وہ پالیسی بیان جو خاقان عباسی جواب دے گا تو میرے خیال میں اس ضمن میں جو بات ہوئی تھی اب یہ صحیح نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب! آپ تشریف رکھیں پھر آپ کو موقع ملے گا۔ یہ مکمل کر لیں پھر آپ کو موقع دیں گے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں دوبارہ عرض کروں کہ آپ نے ruling دی ہوئی ہے اور رضا ربانی صاحب کی یہ proposal تھی کہ یہ دونوں documents چاہے وہ website پر ہیں پھر بھی ادھر ایوان میں پیش کر دیے جائیں۔

دوسری بات circular debt کی تھی اور circular debt کی تفصیل بھی website پر ڈال دی گئی تھی اور total circular debt کی amount 503 ارب روپے تھی۔ اس میں سے تقریباً 23 ارب liquidated damages under litigation تھے اور 480 ارب روپے کی payment ہوئی تھی۔ جناب چیئرمین! اب جو 480 ارب کی payment ہوئی تھی اس کی تفصیل کے لیے کہا گیا تھا کہ یہ payment کیسے ہوئی ہے۔ ویسے ماضی میں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ شاید کل یہ موقع بھی آئے گا کہ پوچھا جائے گا کہ چیئرمین صاحب کی salary کیسے finance ہوتی ہے، سپیکر قومی اسمبلی کی salary کیسے finance ہوتی ہے، چلیں وہ آئے گا تو اس کا بھی جواب دیں گے because I believe in transparency لیکن چونکہ 480 ارب روپے کا پوچھا گیا ہے there is a lot of speculations کہ جی نوٹ چھاپ دیے ہیں، پتا نہیں قرضہ اٹھا لیا ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے let me tell you کہ Ministry of Finance circular debt pay نہیں کرتی۔ I think, my honourable colleagues should know, کہ cost اور billing کا یہ differential ہے جو حکومت پاکستان pay کرتی ہے۔ It is number one.

جناب چیئرمین! Facts record پر ہونے چاہییں۔ میرے ساتھی جو دائیں ہاتھ بیٹھے ہیں انہوں نے کس مد میں 1600 ارب pay کیا تھا۔ اسی مد میں pay کیا تھا، اسی subsidy کو pay کیا تھا لیکن یہ آخری پندرہ ماہ میں pay نہیں کر سکے اور وہ amount accumulate ہو کر 503 ارب روپے ہو گئی۔ اب 503 ارب کا کیا کرنا ہے، یہ چیز ظاہر ہے۔

نمبر ۱۔ حکومت پاکستان کی ان سب کو sovereign guaranties دیں، وہ میں نے نہیں دیں، وہ مختلف ادوار میں، پچھلے بیس سال میں وہ guaranties دی گئیں اور ان guaranties کے حوالے سے لوگ حکومت پاکستان کے خلاف سپریم کورٹ میں کیس کر چکے تھے، جن میں foreigner investors بھی تھے اس میں پاکستان کے investors بھی تھے۔

نمبر ۲۔ اس کی payment میں انہوں نے sovereign guaranties حکومت سے لی تھیں that was another big risk.

نمبر ۳- 503 ارب روپے جو pay نہیں ہوا تھا اس وجہ سے پاکستان میں لوڈشیڈنگ سولہ سے اٹھارہ گھنٹے ہو رہی تھی۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی حاجی صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں آپ کا احترام کرتا ہوں وہ میرے ساتھی ہیں۔ ان کی تقریر PTV پر live آ رہی ہے۔ ہم میں سے کسی کی بھی live نہیں آ رہی ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: چاہیں آئندہ ان کی بھی live کروا دیں۔ مجھے explain تو کرنے دیں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں نے وہاں بیٹھ کر کبھی بھی ایسی حرکت نہیں کی۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ہم آپ کی بات نہیں کر رہے ہیں بلکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ پی ٹی وی ایسا کیوں کر رہا ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: آپ بے شک وزیر اطلاعات کو بلا کر پوچھ لیں لیکن مجھے تو بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! مجھے کوئی بات تو کرنے دیں۔ اعتزاز صاحب دیکھیں

there was a request from the Minister that was in writing and that was allowed by the Chair.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: اگر ہم نے چیئرمین کا احترام نہیں کرنا۔

جناب چیئرمین: جیسے جیسے request آئے گی اس کو examine کر لیا جائے گا۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: حاجی صاحب مجھے مستقبل کے لیے سبق سکھا رہے ہیں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: ہم اس پر واک آوٹ کرتے ہیں۔

(اے این پی اراکین ایوان سے واک آوٹ کر گئے)

جناب چیئرمین: زاہد خان! ابھی آپ نے بات ہی نہیں کی اور اگر وہ ٹی وی پر نہ آئی تو پھر بات تھی-ڈار صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں- زاہد خان صاحب! ابھی آپ نے بات ہی نہیں کی ہے. ابھی آپ نے floor نہیں مانگا جب آپ کی باری آتی اور آپ کی بات لائیو نہ آ رہی ہوتی تو پھر آپ اعتراض کرتے- آپ نے پہلے ہی اعتراض کر دیا ہے- آپ کو بالکل موقع ملے گا-

سینیٹر حاجی محمد عدیل: اجازت کون دے گا-

جناب چیئرمین: وہ میں نے دینی ہے جب وہ اجازت مانگیں گے تو دی جائے گی- جی ڈار صاحب-

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ آپ نے حکم فرمایا تھا کہ 480 ارب روپے کیسے pay ہوئے اس کی تفصیل دے دیں- میں وہ تفصیل پیش کر رہا ہوں-

جناب چیئرمین! تفصیل یہ ہے کہ اس میں 128 ارب روپے کے Pakistan Investment Bonds issue کیے گئے- ہم نے 30 جون تک expenditure جو already budgeted یا overrun تھے اس پر ہم نے 135 ارب کا cut لگایا اور savings کیں، otherwise Pakistan کا پچھلے سال کا would have been the bleakest year. بجٹ خسارہ fiscal deficit پچھلے سال یہ 8.2% تھا- یہ میں نے نہیں کیا بلکہ پچھلے سال Caretaker print 8.8% کر کے چلے گئے تھے- اگر اس میں، میں نے 135 ارب کے expenditures cut کیے ہیں تو میرا خیال ہے اس پر میرے ساتھی مجھے شاباش دیں گے کہ آپ نے اچھا کام کیا ہے، آپ نے 135 ارب کی پاکستان میں بجٹ کی ہے-

آگے جاری-------------------T11

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: (جاری) اگر میں نے 135 ارب کے expenditure cut کیے ہیں تو میرا خیال تھا کہ میرے ساتھی مجھے شاباش دیں گے کہ آپ نے اچھا کام کیا ہے، آپ نے پاکستان کے 135 ارب روپے کی بچت کی ہے- یہ ان کا سال تھا، ان سے مراد ہمارا نہیں تھا. میں

پیپلز پارٹی اور caretaker government کی بات کر رہا ہوں، میں نے تو کبھی یہ دیکھا ہی نہیں کہ کس کا وقت ہے، میں تو پاکستان کو دیکھ رہا ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم سے میں نے اس میں 135 ارب کی بچت کی اور اس fiscal deficit کو 8.8% سے 8.2% پر لے کر آیا۔ جب provincial governments کے surplus ڈالے تو پاکستان کا 2012-13 کا 8% overall budget deficit, پر چلا گیا۔ کیا میں نے 135 ارب روپے بچا کر کوئی برا کام کیا؟ یہ اس کا دوسرا source ہے کہ پیسے کہاں سے اور کیسے اکٹھے کیے گئے۔

نمبر 3- پاکستان میں مختلف ادارے ہیں، کوئی پروا نہیں ہوتی، کوئی financial discipline نہیں ہے، بس اٹھاتے ہیں، پیسے ضرورت ہوتے ہیں، supplementary grant کے پیسے لے کر استعمال کر لیے۔ میں نے دیکھا کہ کون سے ادارے ہیں جن کے پاس پیسے ہیں، وہ حکومت پاکستان کو dividend دے سکتے ہیں اور اپنے shareholders کو پیسے دیں۔ 20 ارب کے dividends میں نے اکٹھے کیے۔ کیا میں نے گناہ کیا کہ 7 جون سے لے کر 30 جون تک 20 ارب dividends اکٹھے کیے، پاکستان کے ان اداروں سے جو کبھی پاکستان کو پیسے نہیں دیتے؟ اس کے علاوہ میں نے 138 ارب کی recoveries کیں۔ 138 billion is not a small amount. یہ وہ ادارے ہیں جن کے پاس پیسے پڑے ہوئے ہیں۔ حکومت پاکستان اور قوم کے انہوں نے پیسے دینے ہیں جبکہ وہ پیسے دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ میں نے ان سے 138 ارب کی recovery کی 7 جون سے لے کر آنے والے جولائی کے اختتام تک اور صرف 59 ارب cash pay کیا۔

اب میں وہ summary آپ کی خدمت میں repeat کرتا ہوں اگر کچھ ساتھیوں نے miss کیا ہو۔ 128 ارب کے Pakistan Investment Bonds issue کیے۔ 30 جون تک 135 ارب کی expenditure cut اور savings کیں۔ 20 ارب کے dividends recover کیے مختلف اداروں سے جو public sector enterprises ہیں۔ 59 بلین میں نے cash pay کیا Federal Consolidate Fund سے، صرف 59 ارب۔ یہ وہ phase 1 کی payments ہیں اور جو 28 جون کو 342 ارب کی ہوئیں۔ اس کے علاوہ جولائی میں جو 138 ارب pay کرنے تھے، سب اداروں کا record دیکھا، پاکستان کے وہ ادارے جن کے پاس پیسے پڑے ہوئے ہیں اور وہ وفاقی حکومت کا قرضہ دینے کے لیے تیار نہیں ہیں کیونکہ وہ اپنی عیاشیاں اسی طرح جاری رکھے ہوئے ہیں، ان سے حکومتِ پاکستان کے پیسے جو آپ کے پیسے ہیں، وہ 138 ارب recover کیے۔ اجازت ہو تو میں آپ کے ریکارڈ کے لیے یہ break down دے رہا ہوں اور اسے میں آج منسٹری آف فنانس کی ویب سائٹ پر ڈال رہا ہوں۔ I have told them to put it on website

جناب چیئرمین! Let's say کہ اگر pay نہ کرتے تو کیا ہوتا۔ No.1, nobody other than and better than Mandviwalla *sahib* knows کہ اس پر حکومت پاکستان 14% سود دے رہی تھی۔ Every single day's delay is costing Pakistan 14% interest, 4% above KIBOR. یہ جو ہم نے payment کی، اس سے پاکستان کو 67.2 ارب کی سالانہ saving ہوئی ہے۔ This is the saving of interest by making this payment. آپ کہیں گے جی bonds issue کیے، اس کی cost ہے 10% پر 12 ارب۔ اس سارے action سے 55 ارب سالانہ saving ہے۔ کیا یہ جرم ہے؟ میرے خیال میں اگر یہ جرم ہے تو ہم یہ جرم کرتے رہیں گے۔ میں سمجھتا تھا کہ میرے ساتھی اسے appreciate کریں گے، کہیں گے کہ آپ اچھا کام کر رہے ہیں۔ میری عادت نہیں ہے گند اچھالنے کی۔ میں سمجھتا تھا کہ میرے ساتھی کہیں گے کہ آپ نے گند نہیں اچھالا بلکہ آپ نے آ کر گند کا صفایا کر کے، بہترین طریقے سے discipline کر کے پیسے pay کر دیے اور ہماری پندرہ مہینے کی چھوڑی ہوئی legacy کو آپ نے ٹھیک کر دیا۔ بجائے آپ میرا شکریہ ادا کریں، بجائے آپ میری صحت کو مدنظر رکھ کر بات کریں، یہاں ڈراما لگا ہوا ہے۔ ٹی وی ٹاک شوز پر جا کر ڈرامے کر رہے ہیں۔ میں نے اسی لیے آج آپ کے سامنے 480 ارب روپے کی تفصیل پیش کر دی ہے۔ یہ آج رات 12 بجے سے پہلے منسٹری آف فنانس کی ویب سائٹ پر ہوگی اور کوئی بندہ میرا ایک figure challenge کر کے دے، I will leave and resign from the Senate. یہ کیا بات ہوئی؟ میں ایسی politics میں believe نہیں کرتا۔ مجھے تو افسوس ہوتا ہے کہ کل تک ہم کیا کر رہے تھے اور آج ہم کیا کر رہے ہیں؟ میں نے ان دونوں Houses میں over twenty years گزارے ہیں۔ This is my fifth term in the Parliament. اللہ نہ کرے کبھی وہ دن آئے، خدانخواستہ میں کسی چیز کے بارے میں misstatement دوں۔

جناب چیئرمین! یہ معاملہ یہاں ختم نہیں ہوا۔ آپ کے system میں 1,700 میگاواٹ بجلی add ہوئی ہے۔ 1,700 میگاواٹ بجلی کا مطلب ہے آپ کی industrial growth has increased by 7%. In the last year, in September 2012, there was negative growth. This year, 1^{st} of July, 2013 to 30^{th} of September, 2013, the large and small scale growth is 7%. کیا ہمیں growth نہیں چاہیے؟ Growth is the target. ہمارا combined target ہونا چاہیے۔ میں نے time and again بجٹ میں بھی کہا تھا، میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے، خدا کے لیے، تین سال کے لیے economy پر سیاست بند کر دیں۔ Let us clear the mess. یہ mess اچھی بات نہیں ہے، پاکستان کو ٹھیک کر لیں، دو سال کے بعد سیاست ہو جائے گی لیکن مجھے نہیں سمجھ آتی کہ بجائے

اس کے کہ اسے appreciate کیا جاتا، اس کو twist دے کر، اس کو مختلف طریقے سے House میں بھی discuss کیا گیا، کہا گیا کہ پتا نہیں پیسے کدھر چلے گئے۔ بھئی، منسٹری آف فنانس پیسے نہیں بانٹتی۔ یہ بات ہمارے ان ساتھیوں کو پتا ہے جو Finance میں رہے ہیں۔ یہ کمیٹی کو بھی پتا ہے۔ The Ministry of Finance has given the money to Ministry of Water and Power. اگر آپ کو کوئی further detail چاہیے تو سو مرتبہ مانگیں۔ مجھے پتا چلا کہ یہاں کوئی سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایک مرتبہ تفصیل سن لینے دو، اگر ضرورت ہوئی تو کمیٹی میں بھیجوں گا۔ جناب! سو مرتبہ بھیجیں۔ Obviously, Ministry of Water and Power is there. Ministry of Finance gives all ministries the money. Payment is not our headache. It is the difference of the subsidy which was not paid for fifteen months. بھئی خدا کے لیے، آپ اب مجھ سے کہہ رہے ہو کہ کن ہاتھوں سے گند صاف کیا ہے، دستانے پہنے تھے یا نہیں پہنے تھے۔ آپ نے ادھار لے کر کیا ہے یا کیا کیا ہے؟ ٹھیک ہے، اس کے باوجود چونکہ آپ کا حکم تھا، میں نے ساری تفصیل آپ کے سامنے پیش کردی ہے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری گزارش یہ ہے، چونکہ آپ نے کہا تھا کہ آپ یہاں تین چار، موٹی موٹی چیزیں ضرور بتائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو خوش ہونا چاہیے۔ یہ کوئی blame game نہیں ہے۔ پچھلے سال اسی quarter کے دوران، یکم جولائی، 2012 سے 30 ستمبر، 2012 تک۔ ہماری 2.9% total GDP growth, تھی۔ اس مرتبہ ہماری 5% growth ہے، اللہ کا شکر ہے۔ ہم سب کو خوش ہونا چاہیے کہ economy revive ہورہی ہے، ہم دعا کریں، ہم اکٹھے مل کر اس کو اور بہتری کی طرف لے کر جائیں۔ کیا یہ ملک متحمل ہوسکتا ہے اڑھائی یا تین فیصد average growth کا جو پچھلے پانچ سال کی تھی؟ کیا اس سے آپ کا ملک بہتر ہوگا؟ نہ نوکریاں ملیں گی، نہ آپ کا tax to GDP بڑھے گا، نہ آپ کے ملک میں معاشی ترقی ہوگی۔ نہ آپ کی labour کو کچھ ملے گا تو میرے خیال میں اگر یہ پانچ فیصد ہوا ہے تو ہمیں اسے positively دیکھنا چاہیے۔

For the benefit of the House, let me also give you the figures of the five months. You would be interested in these figures.

یکم جولائی، 2013 سے نومبر، 2013 تک جو revenue کی سب سے main thing ہے کہ آپ نے کتنے taxes اکٹھے کیے، problem یہ ہے کہ ہم چودہ سال پہلے 13.9 % پر تھے جبکہ آج 8.5% پر آچکے ہیں۔ We are one of the lowest tax-to-GDP ratio country in the world. We cannot afford it. یہی وجہ ہے کہ ہماری وہی حالت ہے کہ کہاں ہم 52 سال میں 1999 تک تین ہزار ارب کے قرضے لیتے ہیں، کہاں پچھلے ایک سال میں دو ہزار ارب کے قرضے لے کر ہم نے ملک چلایا کیونکہ ہم taxes اکٹھے نہیں کر رہے۔ ہمارا 2381 ارب کا ٹیکس کا ٹارگٹ ہے جبکہ ہم نے 1936 ارب اکٹھا کیا ہے۔ ہم نے 450 ارب کم collect کیا ہے، میرے خیال میں، میں اس کا جواب پچھلی حکومت کے behalf پر تو نہیں دے سکتا۔ شاید وہ justify کر سکتے ہیں کہ 450 ارب کم کیوں اکٹھا ہوا۔ Why they could not achieve their target which they announced in the Parliament, in this House and the other House. میں اس blame game میں کبھی گیا ہی نہیں لیکن I have been forced now to give these figures تاکہ کم از کم دونوں طرف بیٹھے ہوئے میرے ساتھی جان سکیں۔ I have equal love and affection for everybody on the both sides of the House. بات یہ ہے کہ پچھلے سال کے پانچ مہینوں میں آپ کا budget deficit, 690 billion یعنی 2.9% تھا۔ اس سال کے پانچ مہینوں میں budget deficit because of the tight financial discipline, 2.2 % ہے جو کہ 570 ارب روپے ہے۔ کیا یہ بری بات ہے؟ You are now improving your economy. میرے خیال میں ہم سب کو کوشش کرنی چاہیے کہ اس میں اور بہتری لائیں۔ مجھے آپ تجاویز دیں۔

Remittances have grown 7% in these five months from $5.9 billion to $6.4 billion. Again we should be happy.

آپ stock exchange کو دیکھیں کہ اس period میں، یعنی پانچ مہینوں میں اس میں 27% اضافہ ہوا ہے۔ یہ ہم سب کے لیے خوشی کا مقام ہونا چاہیے بجائے اس کے کہ ہم depress ہوں کہ جی فلاں period میں نہیں ہوا تو اب کیوں ہو رہا ہے۔ It is giving good signals. اگر S&P کہتی ہے کہ پاکستان کی چار سال کے بعد positive outlook ہے، اگر Moody's کہتی ہے کہ پاکستان کی positive outlook ہے، اگر overseas investor chambers پاکستان کی ریٹنگ 34- سے 2+ کرتی ہے تو it should be a matter of pride for all of us کہ شکر ہے کہ پاکستان اس گھمبیر مشکل سے نکل کر، بہتری کی طرف جا رہا ہے۔

The market capitalization of Pakistan has gone by 22% up. Pakistan's market capitalization in dollar terms, has gone up by 11%.

یہ وہ چیزیں ہیں کہ we should be happy and proud of. میں آپ کو اس تفصیل میں نہیں لے جانا چاہتا جو ہم نے austerity measures لیے ہیں۔ میں آپ کو دو تین چھوٹی چھوٹی مثالیں دینا چاہتا ہوں۔ I don't want to be personal. لیکن اگر میں نے 7 جون کو oath لینے کے بعد، 11 جون کو----------

(جاری----------T12)

T12-18Dec13 Naeem Bhatti/ED: Altaf Sh. 6:30 p.m.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (وزیر برائے خزانہ): جناب چیئرمین! میں نے سات جون کو oath لینے کے بعد گیارہ جون کو پورے پاکستان کے بتیس اداروں کے service secret fund کو ختم کر دیا، کیا ہم نے وہ بتیس ادارے add کیے تھے؟ Only ISI and IB are left now. چاہیں ماضی میں جس نے بھی کیے وہ add ہوتے گئے، ہوتے گئے اور وہ چونتیس ادارے تھے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ دوسرے ادارے مداخلت کرتے ہیں۔ کیا حامد میر اور ابصار عالم کی petition نہیں چل رہی تھی؟ کیا روزانہ hearing پر پارلیمنٹ کے خلاف ticker نہیں چلتے تھے کہ یہ حکومت اور executive کیا کر رہی ہے؟ کیا آپ اس وقت executive نہیں تھے، آج ہم ہیں، کل پھر آپ ہو سکتے ہیں۔ یہ اچھی چیزیں ہیں انہیں celebrate کریں۔

جناب چیئرمین! چار دنوں کے اندر چونتیس اداروں میں سے بتیس اداروں کو ختم کر دیا گیا، گیارہ جون کی رات کو order کیا اور انہیں ختم کر دیا گیا۔ Board fee کے متعلق مجھے پتا چلا کہ چودہ سالوں سے civil servants millions of rupees board fee کی مد میں لے کر جا رہے ہیں۔ ایک board میں Secretary or Joint Secretary کو ایک یا دو دن کام کرنے کے آٹھ آٹھ ہزار ڈالر ملتے ہیں، کیا پاکستان اس چیز کا متحمل ہو سکتا ہے؟ ہماری حکومت نے انیس نومبر کو ایک sweeping reform کی اور ہم نے کہا کہ آئندہ ایک civil servant ایک سے زیادہ board کا ممبر نہیں ہو گا لیکن اگر کسی وجہ سے ایک سے زیادہ ممبر بننا پڑے مثلاً پی آئی اے کا قانون کہتا ہے کہ Secretary Finance ممبر ہوں

گے، پاکستان سٹیل کہتی ہے کہ Secretary Finance ممبر ہوں گے، آپ کی PTCL کہتی ہے کہ Secretary Finance ممبر ہوں گے اس کے علاوہ مختلف ادارے کہتے ہیں کہ Secretary Finance ہوں گے، اس صورت میں بھی ہم نے cap کر دیا ہے کہ ٹھیک ہے آپ additional کام کرتے ہیں۔ آپ board کی meetings attend کرتے ہیں، محنت کرتے ہیں، آپ کے لیے fee کے پچاس ہزار روپے بہت ہیں اور ہم نے چھ لاکھ کی قدغن لگا دی ہے کہ اگر آپ ایک کروڑ روپیہ لیں گے تو چھ لاکھ اپنے پاس رکھیں گے باقی چورانوے لاکھ روپے حکومت کی kitty ہیں۔ عوام کے خزانے میں جمع کروگے۔ کیا یہ بڑی بات ہے؟ آپ ہم سے مل کر بتائیں کہ اور کیا کیا کرنا ہے؟ ہم تو اس طرف لگے ہوئے ہیں کہ ہم نے پاکستان کو کس طرف لے کر جانا ہے، ہم نے پاکستان میں کس طرح microeconomic stability لانی ہے؟

جناب چیئرمین! جس طرح میں نے عرض کی کہ جیسے board fee ہے، اسی طرح آپ دیکھیں کہ there is a process, there is a system اور ہم system سے total باہر نکل چکے ہیں۔ میں takeover کرتا ہوں، ہمارے State Bank میں ایک گورنر ہیں اور دو ڈپٹی گورنر ہیں۔ ڈپٹی گورنر کی تنخواہ ساڑھے سات لاکھ بنتی ہے اور گورنر کی تنخواہ دس لاکھ بنتی ہے۔ میرے ایک ساتھی جو اس وقت وزیر خزانہ تھے، انہوں نے Ministry of Finance کو بلایا، اس کا record موجود ہے، وہ کہتے ہیں کہ ان کی salary پچیس لاکھ کر دیں، بھائی آپ کسی Gulf Country کے ruler بن گئے ہیں؟ کیا پاکستان میں اتنی space نکل آئی ہے؟ میں سارا record دکھانے کے لیے تیار ہوں، آپ کمیٹی بنائیں، پھر وہ پچیس لاکھ کو پندرہ لاکھ کرواتے ہیں اور اس کے بعد خود چلے جاتے ہیں تو میرے پاس گورنر کی petition آتی ہے کہ جناب میرے نیچے والے آدمی کی تنخواہ پندرہ لاکھ کر دی گئی ہے اور میری دس لاکھ روپے ہے، اس لیے میری تنخواہ بیس لاکھ کریں۔ میں نے اس کو واپس کر دیا ہے، میں نے شور نہیں مچایا، میں نے اخبارات میں اشتہار نہیں دیا کہ فلاں آدمی تھا جس نے آ کر ایک منظورِ نظر آدمی کی تنخواہ ساڑھے سات لاکھ سے پندرہ لاکھ کر دی تھی۔ Sir, this is not the way to run the country, I would not enter into blame game but this is a reality, اس کا record موجود ہے، it is a NAB case. اس کے بعد Governor State Bank کہتے ہیں کہ مجھے bulletproof car دی جائے، who are you? ہم اپنی bulletproof گاڑی رکھتے ہیں۔ جس کو ضرورت ہے وہ اپنی گاڑی رکھ لے، only the entitled person, you are entitled to get this, O.K. you have it. ان کا President of Pakistan package منظور کرتے ہیں اور اس میں 1800cc گاڑی ہے، بادشاہ سلامت SMS پر لکھتے ہیں کہ go ahead and buy bulletproof car. وہ bulletproof car پاکستان میں import ہو

جاتی ہے اور جب میں آتا ہوں تو اسے stuck کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ اسے without loss بیچیں اگر loss ہوتا ہے تو وہ آپ پورا کریں گے۔ کیا میں نے یہ بڑی بات کی ہے؟ ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ ہم نے اصولوں پر چلنا ہے، ہم نے transparency پر چلنا ہے، ہم نے مل کر اس ملک کو سیدھا کرنا ہے اور دوسری طرف ہم اپنے کام کرتے ہیں کہ ہمیں چھ ہفتوں کے لیے حکومت ملتی ہے اور ہم اُن چھ ہفتوں میں ملک کا بیڑا غرق کر کے چلے جاتے ہیں۔ جناب والا! یہ طریقہ نہیں ہے. I can quote you dozens of such examples لیکن میں نہیں چاہتا کہ میں کسی کی personal تفصیل یہاں بیان کروں۔ میرا ہر ساتھی میرے لیے قابل احترام ہے لیکن please you also remain within these facts and truth, don't try to mislead people, if you mislead, I will then make all your record public, this is not the way, I am not threatening, I will always stand by اللہ کو حاضر ناظر جان کر میری کوشش ہے کہ میں گند صاف کروں۔ کیا میں نے پندرہ لاکھ سے ساڑھے سات لاکھ پر لا کر برا کام کیا ہے which is an irregular thing? You can not just decide salaries like this کہ Minister of Finance بیٹھے بیٹھے ڈپٹی گورنر State Bank کی salary کو ساڑھے سات لاکھ سے پندرہ لاکھ روپے کر دے۔ اس کے بعد گورنر میرے پاس آجائے کہ جناب اب میری تنخواہ بھی بیس یا پچیس لاکھ کریں۔ Sir, we can not afford this luxury. اسی طرح جب گاڑی کی بات آئی، I am nobody to decide قانون میں لکھا ہے کہ President of Pakistan کو Governor State Bank کا package approve کریں گے, who am I as Finance Minister of Pakistan to say کہ جائیں اور چار کروڑ کی bulletproof car لے لیں؟ It is not my money, dozens of people who have tinted background have been put in boards.

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ان چیزوں کو ختم ہونا چاہیے۔ ہر چیز کا record موجود ہے، I am prepared to present everything, you make a committee of both sides, I will present every document there. اس گورنر بے چارے کو مصیبت پڑی ہوئی ہے کہ how to get out of it? میں نے ان کی بھی عزت رکھی ہے۔ میں نے جیسے کہا ہے کہ I am not here to enter into the blame game and to criticize but you are forcing me to tell the truth and come in this House. کیا میں نے آج تک ایک بھی بات کہی ہے؟ ہاں میں نے چیزیں ٹھیک کی ہیں، ساڑھے سات لاکھ کے package کو وزیر اعظم سے

approve کروا کر واپس اسے original پر کیا ہے۔ Governor State Bank کو سمجھایا کہ آپ کو وہی package ملے گا جو پہلے ملتا تھا، کیا میں نے یہ برا کیا ہے؟ کیا میں نے ان کی گاڑی کی illegal sanction کو withdraw کر کے بُرا کیا ہے؟

سینیٹر اعتزاز احسن (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! وزیر موصوف بار بار ان چیزوں کو repeat کر رہے ہیں اور advantage لے رہے ہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میں windup کرتا ہوں، اگر چوہدری اعتزاز احسن صاحب بھی سچ نہیں سننا چاہتے تو میں windup کر دیتا ہوں۔

Mr. Chairman: Let him conclude, Chaudhry *sahib*, you will get the opportunity and you will get the live opportunity, there is no discrimination on either side, rest assure.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میں گزارش کر رہا ہوں کہ اگر آپ نے اور باتیں بھی سننی ہیں تو میں اور بھی سنا دیتا ہوں، پھر ایک ہی مرتبہ ساری چیزیں چلی جائیں۔ They tried to give 15 billion from Workers Welfare Fund to Minister of Commerce without any requirement, why? Who are you, who are me? Nobody has any authority, you are not ruler of Republic of Pakistan and you are a servant as Minister of Finance, Minister of Commerce or any other Minister. You people wanted to provide supplementary grant to MIDAS Adverting Company without any verification, why? You spent two billion dollars of this poor country where is those کہ میں نے ڈالر سو روپے سے اوپر نہیں جانے دیا، in intervention and go on the TV and then claim two billion dollars which have been wasted? اس لیے جناب والا! میں ان چیزوں میں نہیں جانا چاہتا۔

جناب چیئرمین: آپ conclude کر لیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں نے اپنے وعدے کے مطابق main چیزیں آپ کو دے دی ہیں، آپ کمیٹی میں refer کریں۔ Thank you we will present all the case.

Mr. Chairman: Thank you. Chaudhry *sahib*, I have to suspend the rules because this is a statement made by a Minister and under Rule 265 I want to suspend the Rule, I will give you the opportunity and this is my ruling that your speech would also be live telecasted. You should be given the equal opportunity. Rules suspend

کرنے کے لیے کون move کریں گے؟ رضا صاحب! آپ move کر دیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012 that the requirements of Rule 265 of the said Rules be dispensed with in order to enable the House to discuss the statement made by the Minister for Finance in the House.

Mr. Chairman: Now I put the motion to the House.

(The motion was carried)

جناب چیئرمین: جی اعتزاز احسن صاحب۔

سینیٹر اعتزاز احسن: شکریہ، جناب چیئرمین! تعجب کی بات ہے کہ یہ حکومت اس قدر بوکھلا گئی ہے کہ وزیر خزانہ صاحب کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ آکر ایک statement on the floor of the House دیں، statement on the House بڑی precise، بڑی مختصر ہوتی ہے لیکن آپ نے تقریر کی۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! تقریر live telecast نہیں ہو رہی۔